اسلام اور عیسائیت

مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ

کتب خانہ جمیلی ٭ دار العلوم الاسلامیہ
کامران بلاک ۰ اقبال ٹاؤن لاہور ۱۲

اسلام اور مرزائیت

کا

اصولی اختلاف

جا جمع نہیں ہو سکتے۔ فاقول باللہ التوفیق و بیدہ ازمۃ التحقیق۔

مرزائیوں کے نزدیک بھی اسلام اور مرزائیت کا اختلاف اصولی اختلاف ہے فروعی نہیں

یہ بات تو بالکل غلط ہے کہ ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان میں کوئی فروعی اختلاف ہے کسی مامور من اللہ کا انکار کفر ہو جاتا ہے، ہمارے مخالف حضرات مرزا صاحب کے ماموریت کے منکر ہیں بتاؤ یہ اختلاف فروعی کیونکر ہوا قرآن مجید میں تو لکھا ہے لا نفرق بین احد من رسلہ۔ لیکن حضرت مسیح موعود کے انکار میں تو تفرقہ ہوتا ہے۔ نہج المصلی مجموعہ فتویٰ احمدیہ صفحہ ۲۷۴۔

پہلا اختلاف

مسلمانوں کے نبی اور رسول مُحَمَّد عربی فداہ امی و ابی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور مرزائیوں کے نبی مرزا غلام احمد قادیانی ہیں اور ظاہر ہے کہ نبی ہی کے بدلنے سے قوم اور مذہب جدا سمجھا جاتا ہے۔ مسلمانوں کی قوم یہود اور نصاریٰ سے اسی لئے جدا ہے کہ انکا نبی انکے نبی کے علاوہ ہے۔ حالانکہ مسلمان بھی حضرت موسیٰؑ یا فقط حضرت عیسیٰؑ پر ایمان رکھتے ہیں۔ جو شخص فقط حضرت موسیٰ یا فقط حضرت عیسیٰؑ پر ایمان رکھے اور مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پر ایمان نہ لائے وہ یہودی اور عیسائی ہے مسلمان اور محمدی نہیں کہلا سکتا اور جو یہودی اور عیسائی مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پر ایمان لے آئے وہ یہودی اور عیسائی نہیں رہتا بلکہ مسلمان مُحَمَّدی کہلاتا ہے۔

اسی طرح جو شخص مرزا غلام احمد پر ایمان لائے وہ مسلمان اور محمدی نہیں کہلا سکتا اس لئے کہ نئے پیغمبر پر ایمان لانے کی وجہ سے پہلے پیغمبر کی امت سے خارج ہو جاتا ہے اور نئے نبی کی امت میں داخل ہو جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ تمام مرزائی غلام احمد کو نبی

ماننے کی وجہ سے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کی امت اور دین اسلام سے خارج ہو چکے ہیں ان کو مسلمان اور محمدی کہنا جائز نہیں ان کو مرزائی اور غلامی اور قادیانی کہا جائے گا اور ان کا دین اسلام نہیں ہوگا بلکہ ان کا دین مرزائی دین ہوگا۔

دوسرا اختلاف

تمام مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ یہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین۔ یعنی آخری نبی ہیں جیسا کہ نص قرآنی مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ۔ اور احادیث متواترہ اور اجماع صحابہ و تابعین اور امت محمدیہ کے تیرہ سو برس کے تمام علماء متقدمین اور متاخرین کے اتفاق سے مسلم ہے کہ نبوت و رسالت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکی ہے یہ اسلام کا اساسی اصول اور بنیادی عقیدہ ہے جس میں کسی اسلامی فرقہ کو اختلاف نہیں مرزا غلام احمد کا یہ ہے کہ نبوت حضور پر ختم نہیں ہوئی۔ آپ کے بعد بھی نبوت کا دروازہ کھلا ہوا ہے گویا کہ مرزا صاحب کے زعم میں حضور خاتم الانبیاء نہیں بلکہ فاتح النبیین یعنی نبوت کا دروازہ کھولنے والے ہیں۔

اُمّت محمدیہ میں سب سے پہلا اجماع جو حضور کے وصال کے بعد امت محمدیہ میں جو پہلا اجماع ہوا وہ اسی مسئلہ پر ہوا کہ جو شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعوائے نبوت کرے اس کو قتل کیا جائے۔

اسود عنسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ حیات میں دعوٰی نبوت کیا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی رضہ کو اس کے قتل کے لئے روانہ فرمایا صحابی رضہ نے جا کر اسود عنسی کا سر قلم کیا مسیلمہ کذاب نے بھی نبوت کا دعوٰی کیا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے خلافت کے بعد سب سے پہلا کام جو کیا وہ یہ تھا کہ مسیلمہ کذاب کے قتل اور اس کی جماعت کے مقابلہ اور مقاتلہ کے لئے خالد بن ولید رضہ سیف اللہ کی سرکردگی میں صحابہ کرام کا ایک لشکر روانہ کیا کسی صحابی رضہ نے مسیلمہ سے یہ سوال نہیں کیا کہ تو کس قسم کی نبوت کا دعوٰی کرتا ہے مستقل نبوت کا مدعی ہے یا ظلی اور بروزی نبوت کا مدعی ہے اور نہ کسی نے مسیلمہ کذاب سے اس کی نبوت کے دلائل اور براہین پوچھے۔ اور نہ کوئی معجزہ دکھلانے کا سوال کیا صحابہ کرام رضہ کا لشکر